

مرزا غالب اور مدرسہ کارپینی

پروفیسر ابو محفوظ الکریم مصحوبی مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

مرزا غالب کی سوانح زندگی میں مشاعرہ کلکتہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ فروری ۱۸۲۵ء میں مرزا وارد کلکتہ ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۱ سال کے لگ بھگ ہوگی۔ بہر حال کم و بیش دو سال مرزا کلکتہ میں مقیم رہے اور نومبر ۱۸۲۷ء کے آخر تک دلی واپس پہنچے۔

قیام کلکتہ کے دوران یہ ظاہر کئی ایک مشاعروں میں مرزا کی شرکت سے جان پڑ گئی ہوگی لیکن ان میں سے صرف ایک مشاعرہ کا انھوں نے بار بار ذکر کیا ہے۔ اور ان اعتراضات کی تفصیل جنتہ جنتہ سنانی ہے۔ جو سہر بزم ان کے بعض اشعار پر کئے گئے تھے۔ مشاعرہ کی یہ مجلس جس ادارہ میں منعقد ہوئی تھی اس کے متعلق اصحابِ قلم کا ایک طبقہ خاموش نظر آتا ہے اور ایک طبقہ جو غالب شناسی کے تنازرا راکین پر مشتمل ہے۔ بہ صراحت لکھتا ہے کہ مدرسہ عالیہ کلکتہ جو ۱۷۸۰-۸۱ء میں قائم ہوا اور ۱۸۲۷ء تک اپنی موجودہ عمارت واقع وینزلی اسکوائر (موجودہ حاجی محمد حسن اسکوائر) میں منتقل ہو چکا تھا، مدرسہ کی اسی عمارت میں مشاعرہ منعقد ہوا اور وہ ہنگامہ برپا ہوا جس نے غالب کی گزشتہ حیات میں ایک مستقل باب کا اضافہ کیا۔

اس ہنگامہ خیز مشاعرہ کی مفصل روئداد کسی قدیم ماخذ میں یکجا نہیں ملتی۔ خود مرزا غالب نے اس کا ذکر متفرق طور پر کیا ہے۔ مرزا کے نیم معاصر وزیر علی عبرتی عظیم آبادی نے فارسی شعرا اور نثر نگاروں پر الگ الگ دو تذکرے مرتب کئے تھے، معراج الخیال اور ریاض الافکار عبرتی نے دونوں تذکروں میں مرزا غالب کا ذکر بڑے اچھے انداز میں کیا ہے اور مشاعرہ

میں ہنگامہ برپا کر نیا لوں کی مذمت کی ہے۔ لیکن جگہ کے تعین کا مسئلہ ان تذکروں سے بھی حل نہیں ہوتا۔

میرا خیال یہ ہے کہ خود مرزا کے بیان کا از سر نو جائزہ لینا چاہیے۔ اور ان کے بیان میں جو اشارات ملتے ہیں ان پر اور کئی نیا ایک دوسرے خارجی دلائل و قرآن پر اسی طرح غور کر لینے کے بعد مشاعرہ کی جگہ کا تعین کرنا چاہیے۔ یہ مضمون خاص اسی مقصد سے سپردِ قلم کیا گیا ہے :

(الف) مرزا غالب کا ایک فارسی مکتوب اس مشاعرہ کے سلسلہ میں بنیادی معلومات فراہم کرتا ہے۔ مکتوب اعلیٰ مولوی محمد علی خاں صدر امین باندہ ہے۔ اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

از نوادر حالات این کہ سخن و روان و نکتہ رسان این بقعہ پس از ورود
خاکار بزم سخن آراستہ بودند۔ در ہر ماہ شمس انگریزی، روز یکشنبہ نخستین
سخن گویان در مدرسہ سرکار کسینی فراہم شدندے، و غزلہائے ہندی
و فارسی خواندندے۔ ناگاہ گراں مایہ مردے کہ از ہرات بہ سفارت رسید
است، در آن انجن می رسد و اشعار مرثیوںہ، بہ بانگ بندہ مستاید
و بر کلام نادرہ گویان این قلمرو، تبتم ہائے زیر لبی می فرماید۔ چون طابع
بالذات مفتون خود نمائی است، ہنگنان حدی بر بند و کلانان انجن و
فرزانگان فن بردو بیت من اعتراض نادرست بر آوردہ، آں را شہرت
می دہند۔ و بے آگہ زبان بہ اسخ آشنا شود۔ از دانشوران کہ مخدومی ملاذی
توب علی اکبر خاں و کرمی و مطاعی مولوی محمد من از آقا نند، جو ابہای یابند
(کلیات نثر فارسی صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

غالب کے مکتبہ پہنچنے کے بعد بہ قول مولانا مہر غالب کے اعزاز میں ایک خاص مشاعرہ منعقد کیا گیا "غالب: صفحہ ۳۶۷" اراقم الحروف کو اس اعزاز کا کوئی واضح ثبوت نہیں ملا۔ زیادہ سے

دیکھو یہ کیا جا سکتا ہے کہ شاعرہ کا یہ سلسلہ غالب کے کلکتہ پہنچنے کے بعد شروع کیا گیا تھا، گروپ
بیانِ کلام اس بارہ میں بھی قطعی نہیں ہے۔ بہر حال منقولہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ :-

۱۔ شاعرہ ہر آگہ نیری میں پہلے اتوار کو منعقد کیا جاتا تھا۔

۲۔ نشست درستی کارکنی میں ہوتی تھی۔

۳۔ شاعرہ میں اردو اور فارسی غزلیں پڑھی جاتی تھیں۔

۴۔ جس مجلس میں غالب شریک ہوئے اس میں اچانک سفیر برات بھی پہنچ گئے تھے۔

۵۔ سفیر برات نے غالب کے کلام کی تعریف کی اور ان کو جی کھول کر داد دی۔

۶۔ مقامی شعراء کے کلام پر سفیر زرب لب کراتے رہے۔

۷۔ مقامی شعراء کو جو سخت اٹھانی پڑی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غالب ہر فنِ اعتراض

بنائے گئے۔

۸۔ اعتراض غالب کے دو شعر پر کئے گئے۔

۹۔ غالب کی حایت میں نواب علی اکبر خاں اور مولوی محمد حسن نے جوابات دیئے (مولانا

مہر نے ثانی الذکر کا نام محمد حسن لکھا ہے دیکھیے: غالب ص ۱۱۳، ص ۱۱۳، ص ۱۱۳)۔

دب) چودھری عبدالغفور مترور کے نام خط میں صاحب عالم مار پروی کو لکھتے ہیں :-

یہ شہنوی جن میں یہ مصرع ہے ع حاش لشد کہ بدنی کویم کلکتہ میں میں نے لکھا ہے۔

پانچہزار آدمی فراہم تھے اور جو اعتراضات مجھ پر کئے گئے تھے ان میں سے ایک

اعتراض یہ ہے کہ (ہمہ عالم) غلط ہے۔ یعنی (ہمہ) کا لفظ (عالم) کے ساتھ ربط

نہیں پاسکتا تین کا حکم یوں ہے۔ عرض کیا گیا کہ حانڈا کہتا ہے۔ ہمہ عالم گواہ

عصمتِ اوست۔ سوہی کہتا ہے عر عاشقم برہمہ عالم کہ ہمہ عالم از دست۔

مولانا غالب اور مولوی محمد حسن کے مزید تعلقات کے لئے دیکھیے: حکایات شہرہ ص ۱۱۳، ص ۱۱۳۔

غرض۔ اس تحریر سے یہ ہے کہ ثنوی وہاں لکھی گئی اور ایک ایک نقل مولوی
کرم حسین بگرامی اور مولوی عبدالقادر راہپوری اور مولوی نعمت علی عظیم آبادی اور
ان کے امثال و نظائر کے پاس بھیجی گئی۔ اگر یہ لوگ جگہ پاتے تو میری کھال ادھیڑ
ڈالتے؟ (موجودہ ہندی ص ۱۵، مطبوعہ مفید عام ایضاً علی گڑھ)

اس بیان سے معلوم ہوا کہ مشاعرہ میں پانچہزار کا جمع تھا۔ معترضین نے (ہمہ عالم) کی
ترکیب پر اعتراض کیا تھا۔ کلکتہ کے سربراہ اور وہ ادب میں کرم حسین بگرامی، عبدالقادر راہپوری
اور نعمت علی عظیم آبادی اس پایہ کے لوگ تھے کہ ثنوی بادی مخالف کے نئے مرزا غالب نے ان
کی خدمت میں بھیجے تھے۔ معترضین کی صف میں ان کے شامل ہونے کی صراحت نہیں ملتی ہے۔
لیکن اس قدر ضرورت ثابت ہوتا ہے کہ موقع ملنے پر ان میں سے ایک بھی چونکے والا نہیں تھا جیسا
کہ خود مرزا نے واضح کر دیا ہے۔

بظاہر اسی عبارت کی بنیاد پر شیخ اکرام نے غالب کے معترضین میں ان تینوں کو شمار کیا
ہے۔ اگرچہ مولانا مہر نے غالب نامہ کے حوالہ سے ان کے نام نقل کرنا اخیر میں لکھا ہے کہ مجھے
اس بیان کا ماخذ معلوم نہیں ہو سکا۔ (غالب ص ۱۱۱ حاشیہ ۱)

مولوی کرم حسین بگرامی وہی بزرگ معلوم ہوتے ہیں جن کی فرمائش پر غالب نے برجستہ
نقطہ چکنی ڈلی۔ پھر کہا تھا۔ ان کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ برہان قاطع، تصحیح کے آخری مرحلہ سے
انہی کے ہاتھوں گزرتی تھی۔ فارسی دیباچہ میں خود لکھتے ہیں۔ و این حقیر... بحسب اشارہ
فیض بشارہ جناب مستغنی الانقلاب، تصحیح الفاظ متن عبارات و لغات و ضمن تصحیح پر وف
اخیر از آغاز تا انجام الترام دہشتم، (دبرہان قاطع، دیباچہ ص ۱) اس کے بعد ماس رو بک
(Thomas Roebuck) کی باری آتی تھی۔ برہان قاطع کے انگریزی دیباچہ میں رو بک
نے ان کی تعریف و تعارف کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ کرم حسین
بگرامی فورٹ ولیم کالج کے شعبہ عربی و فارسی میں سکندر منشی کے عہدہ پر کالج کے مشہور

زمانہ ہی سے فائز تھے اور ناس روک سے پہلے (N.B. Edmonstone) اور (Shan Baillie) کی ماتحتی میں موقوف خدمت کا نیا بی سے انجام دے چکے تھے۔ غالب کے ورور کلکتہ تک وہ یقیناً فورٹ ولیم کالج کے شعبہ عربی و فارسی میں میرنشی کے عہدہ پر سرفراز ہو چکے تھے۔ لغت و زبان دانی میں خواہی و تنگناہ رکھتے تھے۔ برہان دکنی سے ان کو جیسی کچھ عقیدت ہوگی وہ ظاہر ہے۔ ایسی شکل میں غالب کا ان کی طرف سے خائف ہونا کچھ عجایبہ تھا۔ کرم حسین ۱۸۳۱ء تک یقینی طور پر بقید حیات رہے۔ صراح کے ضمیمہ لطیفہ (مطبوعہ ۱۲۳۷ء، ۱۸۳۱ء) کے خاتمہ میں حکیم عبدالحمید مرتب ضمیمہ نے جن اصحاب علم و فضل کے نام (اسلامی مددگار ان) کے زیر عنوان گنائے ہیں۔ ان میں مولوی کرم حسین میرنشی کالج کا نام شامل ہے (۱۸۳۱ء)

دوسرے صاحب مولوی عبدالقادر راہپوری کے بارہ میں کوئی خاص بات مجھے معلوم نہیں ہو سکی۔ شوق نے تذکرہ کالان راہپور میں مفتی عبدالقادر گلگن کا ذکر کیا ہے جو مراد آباد رہتے تھے ۱۸۰۹ء میں کمپنی کی ملازمت میں داخل ہوئے۔ اور اجمیر راجستھان جیلپور، ناگپور میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ کمپنی نے خطاب خان بہادری اور خلعت دیا تھا۔ ۱۸۳۸ء میں ملازمت ترک کر کے دہلی گئے اور شاہ ظفر کے پاس چھ مہینے رہے۔ یہ قول شوق اسی زمانہ میں ایک موقع پر غالب کے کلام سے ظرافت کی تھی (کالان راہپور: ۲۳۷) قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ غالب کے قیام کلکتہ کے دوران یہ بھی کلکتہ میں مقیم رہے ہوں گے۔

نعت علی عظیم آبادی کے بارہ میں ہماری معلومات درجہ صفر میں ہیں۔

(ج) غالب کا تیسرا بیان مولوی مولوی عبدالترزاق شاہ کر کے نام ایک رقعہ میں یوں ملتا ہے: اللہ اللہ جو کلکتہ میں شور نشور اٹھاتا تھا میرا یہ شعر:

جزوے از عالم و از ہمہ عالم بیشم
بجو موئے کہ بتاں راز کمر بخسبند

حیرت و حیرت ہے اعراض ہوا ہے۔ فشار اعراض یہ ہے کہ عالم، مفرد ہے اس کا ربط

دہم کے ساتھ سبب اجتہاد قلیل ممنوع ہے۔ قضا را اس زمانہ میں شاہزادہ کامران مدانی
کاسیفر گورنمنٹ میں آیا تھا، کفایت خاں اس کا نام تھا اس تک یہ قصہ پہنچا اس ذرا سا
کے اشعار پانچ سات ایسے پڑھے جس میں دہم عالم، دہم روز، دہم جا، مرقوم تھا۔ اور
وہ اشعار قاطع برہان میں مندرج ہیں۔ (عود ہندی، ص ۱۷۱، ایضاً ۱۷۱ آگرہ)۔

اس عبارت میں جس کفایت خاں کا نام آیا ہے، غالباً اس سے سیفر ہرات ہی مراد ہے۔
جس کے نام کی صراحت کلیاتِ شرفارسی میں نہیں کی گئی ہے۔ لیکن عود ہندی کی عبارت غماز
ہے کہ کفایت خاں خود مجلسِ مشاعرہ میں حاضر نہیں ہوئے جبکہ کلیاتِ شرفارسی سے معلوم ہوتا
ہے کہ سیفر ہرات ناگاہ مجلسِ مشاعرہ میں وارد ہو گئے تھے۔

عبارتِ منقولہ بالا میں گرچہ اسی ایک اعتراض کا اعادہ کیا گیا ہے جس کا ذکر عبدالغفور
سرد کے خط میں آچکا ہے: "ہاں اس شعر کو (خستہ جہر اجتہائے اعتراض) کہہ کر غالب نے اس
بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اس شعر پر کچھ اور اعتراضات بھی کئے گئے تھے۔ جن کی
تفصیل میں ثنوی با مخالف میں ملتی ہے۔"

(د) ثنوی با مخالف "جو اس ہنگامہ کے بعد نواب علی اکبر خاں اور مولوی محمد حسن
کے اشارہ پر لکھی گئی، اس کے مندرجہ ذیل ابیات مجلسِ مشاعرہ کے تمام اعتراضات کی نشاندہی
کرتے ہیں۔

زلف گرفتار کہ درہم کرد	بزمِ اشعار را کہ برہم کرد
(دہم عالم) غلط کہ گفت نخت	پارہ زیں غلط کہ گفت نخت
(پیش) را بیشتر کہ گفت بن	بدرمن پیشتر کہ گفت بہ من
موتے را بر کہ گفت غلط	شعر را سر بسر کہ گفت غلط

اس مصرعہ سے بزمِ اشعار را کہ برہم کرد، صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہنگامہ
بزمِ مشاعرہ ہی میں برپا ہوا تھا اور کم از کم (دہم عالم) کی ترکیب پر (بشرطیکہ غالب کا

بیان کیا گیا ہے، میری ہی اعتراض کر دیا گیا تھا۔ لہذا مہر صاحب کا یہ بیان محتاج نظر ثانی ہے کہ اسی مشعرہ میں یا کسی دوسری مجلس میں اعتراض کیا گیا کہ (مہر عالم) کی ترکیب درست نہیں" (غالب: ملاح)۔

کلیات شرفارسی کی عبارت سے معلوم ہو چکا ہے کہ ہدف اعتراض غالب کے دو شعر تھے۔ دوسرا شعر بہ ظاہر اس غزل کا تھا جس کی ردیف تھی (زدہ) گھرہ کے ساتھ۔ مخالفین کا ایک اعتراض اسی گھرہ پر تھا جس کو مندرجہ ذیل ابیات ظاہر کرتے ہیں:-

وایے با آنکہ شعر من صاف است	زدہ) رومی زندہ انصاف است
زدہ) را گھرہ از ظرافت نیست	یائے وحدت بود اضافة نیست
واضع طرز این زمین نہ منم	در خورد ستر ز نش ہمیں نہ منم
دیگراں نیز گفتہ اند چسپین	گوہر راز سفتہ اند چسپین

وہ شعر جس میں (زدہ) گھرہ کے ساتھ آتا ہے حسب ذیل ہے:

شور اشکے بہ فتار بن مژگاں دارم
طعنے بے سرو سامانی طوفاں زدہ

(کلیات فارسی ص ۲۸۳ نول کشور ۱۹۲۵ء)

غالب نامہ کے حوالہ سے اس شعر کو نقل کرنے کے بعد مولانا مہر فرماتے ہیں: "مجھے غالب کے کلام میں یہ شعر نہیں مل سکا۔ اس زمین میں غالب کی ایک غزل موجود ہے لیکن اس میں منقولہ شعر موجود نہیں!" (غالب: ملاح حاشیہ ۲)۔

نثر کلیات سے غالب مہر صاحب نے سرسری طور پر رجوع فرمایا ہوگا۔ ورنہ اس زمین میں غالب کی دو غزلیں ملتی ہیں۔ ردیف ہائے ہوز کی پہلی غزل میں یہ شعر موجود ہے دوسری غزل ہائے ہوز کے اواخر میں ثبت ہے جو یقیناً مولانا مہر کی نظر سے گزری ہوگی، منقولہ بالا شعر اس غزل کا نہیں ہے لیکن طوفان زدہ کی ترکیب اس میں بھی ملتی ہے۔

خواتم شکوہ بیداد تو انشا کردن قلم از خوش رقم شد خس طوفاں زدہ

(کلیات فارسی، غالب: ۴۸۸)

ذکورہ بالا اقتباسات سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں ان میں سے چند چیزیں خاص طور پر توجہ طلب ہیں، مدرسہ سرکار کپنی، پانچہزار کا جمع، اور ہر انگریزی مہینے، پہلے اتوار کو بریم مشاعرہ کا منعقد ہونا۔

غالب کے بعد میکے علم میں وزیر علی عبرتی کا بیان اس شاعرہ کے سلسلہ میں قدیم تر ماخذ ہے جو ہماری دست رس میں ہے۔ عبرتی نے فارسی شعرا کا تذکرہ معراج الخیال ۱۸۶۳ء تک مرتب کیا اس سے پہلے ۱۲۶۸ھ = ۱۸۵۳ء میں انھوں نے شہر نگاروں کا تذکرہ ریاض اللامکا۔ مرتب کیا تھا گویا دونوں تذکرے مرزا غالب کے دوران حیات میں لکھے گئے۔ موخرالذکر تذکرہ میں عبرتی نے اپنا ماخذ میر ذوالفقار علی کی بیاض کو قرار دیا ہے، اور پہلا تذکرہ مرزا غالب کے ایک معترض کا نام امان علی خاں بتایا ہے۔ تذکرہ معراج الخیال میں ان کا ماخذ ایک بیاض کے علاوہ خواجہ حیدر خاں (کذا) شائق نے ذکر کیا ہے۔ مرزا غالب کا بیان ہے۔ مواد کے اعتبار سے دونوں

(۱) شائق کا نام رحمن علی پیش نے تواریح ڈھاکہ میں خواجہ حیدر جہاں لکھا ہے۔ خواجہ غلیل کے لڑکے تھے اور نواب سر عبدالغنی کے قرابت مندوں میں تھے۔ یہ قول پیش مرزا اسد اللہ خاں غالب سے بذریعہ خط و کتابت کے اپنے کلام کی اصلاح لیا کرتے تھے۔ شائق کا ایک مختصر دیوان خواجہ محمد افضل کے کتب خانہ میں پیش کو ملا تھا۔ دو شعر نمونے کے یہاں بھی درج ہیں :-

جس کی ٹھوک سے جی اٹھے مرے اس کی رفتار نے ہیں مارا

خون دل پیتے ہیں غم کھاتے ہیں دل لگانے کا مزہ پاتے ہیں

دیکھیے تواریح ڈھاکہ (ص ۳۳۶-۳۳۷)، مطلوبہ آراء (ص ۱۹۱) و فاراشدی: بنگال میں اردو ادب، برقی کے الفاظ سے مترشح ہے کہ شائق کی ملاقات غالب سے کبھی ضرور ہوئی۔ یہ ظاہر اس کا موقع دیکھ کر ہے۔

تذکرے ایک جیسے ہیں اور یہ کہ معراج الحیال میں مرزا امان علی خاں کا نام برواق نہیں آیا۔ برقی بہر حال مومنین سے ناخوش نظر آتے ہیں لیکن وہ مرزا غالب کو قتل پر ترجیح دینا روا نہیں رکھتے۔ متعلقہ عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

سخن فہانِ کلکتہ پئے ہمہ دانی آں سیف لسانی بزورہ، حریفانہ آویز تھے
باد کردند۔ چوں آں مفتنم روزگار خیلے سخن رس و ماہر این فن بود، کے را
از آں جاوے بر خود دستے نداد۔ بلکہ ہمہ را مہس کوت بر لب بیان نہاد
چنانچہ مختصر ثنوی کہ در مناظرۃ اہل کلکتہ بنظم در آورده، شاید این مقال
است۔ مگر بعضے سخن شناساں کہ بر مرزا قتل آں عالی افکار راتر جسیع
می دہند، حالی از تکلف نمی نماید :-

(معراج الحیال ورق ۱۵ رب۔ زیر شماره ۶۵۵ کوزن)

برقی کے دونوں تذکروں کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) غالب کا مولد دارالسلطنت دہلی ہے (یہ بیان صحیح نہیں۔ غالب متفقہ طور پر لکھنؤ آباد میں پیدا ہوئے)۔

(۲) مومنین بد مذاق اور عاصد تھے در اتم کے خیال میں تغاوت سن و سال اور مرزا کے بلند آہنگ و عودوں کو بھی ہنگامہ برپا کرنے میں بنیادی اسباب کی حیثیت رکھتے تھے)۔

غالب کے قیام کلکتہ کے دوران آیا ہوگا۔ شائق سے برقی کی ملاقات جاگیر نگر (ڈھاکہ) میں ہوئی تھی
برقی نے پہلے غالب، شائق کا حوالہ اس طرح دیا ہے :- از زبان خواجہ حیدر خاں (؟) متخلص شائق
کہ از شاگردانِ آں عالی گفتار باش شنودیم کہ خیلے وارستہ معراج و آزادانہ طبیعت زیت۔ فرمودے
بہر بڑھ کہ تشریف دادے پردہ گوش اہل بزم ادرنگین مغالی خوش رکش ضل بہاراں ساختے معراج
الحیال ورق ۱۵ رب) شائق کو شیخ محمد وجیہ الدین حسنی سے بھی تلمذ تھا جو اصلاً عظیم آبادی تھے۔ ڈھاکہ میں
وفاقت پائی (معراج الحیال۔ ورق ۲۶ رب)۔

۳) اعتراض کرنیوالوں میں مرزا امان علی خاں پیش پیش تھے ریاض الافکار، برگ رقم ۹۳ فارسی جوہار)۔

۴) امان علی خاں کو غالب سے کوئی نسبت نہیں تھی (ریاض الافکار)۔

۵) قبیل پو غالب کو ترجیح دینا خالی از تکلف نہیں (مواجع الخیال)۔

میرے علم میں عبرتی کی ریاض الافکار سے سب سے پہلے جناب حمید احمد خاں نے استفادہ کیا ان کا مضمون (غالب کا کلکتہ) ماہ نومبر ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔ راقم کو ای مضمون سے عبرتی اور ان کی ریاض الافکار کا علم ہوا اور اسی زمانہ میں نسخہ جوہار کے مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا تھا۔

خان صاحب، امان علی خاں کے متعلق رقم طراز ہیں کہ معترضین میں سب سے زیادہ ہند آہنگ ایک صاحب بنام نواب مرزا امان علی خاں تھے۔ یہ بھی غالب تخلص کرتے تھے۔ عظیم آباد کے رہنے والے تھے اور کچھ عرصہ پہلے کلکتہ میں آ رہے تھے (ماہ نو، ص ۲، شمارہ فروری ۱۹۵۷ء) معلوم نہیں ریاض الافکار کی عاجلانہ مراجعت نے خان صاحب کو اس غلط فہمی کا انکار بنایا، یا کسی دوسرے ماخذ کی بنا پر انہوں نے امان علی خاں کو غالب کا ہم تخلص لکھ دیا ہے۔ بہر حال اس کی نشاندہی نہ ان کے مقالہ میں ملتی ہے نہ کسی اور ذریعہ سے اس کی توثیق ہوتی ہے۔ عظیم آباد کے مرزا امان علی خاں ذبح تخلص کرتے تھے۔ مرزا ابراہیم خان اصفہانی کے لڑکے تھے۔ یعنی غالب اگر سلجوقی ترک ہو کر تیخ اصفہانی کے گھاس ہو سکتے تھے تو یہ بھی اصلاً اصفہانی تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ غالب کی طرح ان کا مولد اکبر آباد ہی تھا۔ البتہ نشوونما عظیم آباد میں ہوئی تھی۔ غزل ریختہ میں قادر الکلام ہونے کے علاوہ فارسی میں بھی طبع آزمائی کرتے تھے عبرتی نے ان کو خاص دوستوں میں لکھا ہے، اور بڑے اچھے الفاظ میں ان کا ذکر دونوں تذکروں میں کیا ہے۔ ریاض الافکار کی تالیف کے زمانہ میں یقیناً عظیم آباد ہی میں مقیم تھے۔ ریاضل بخوشدلی تمام ہزار قناعت، عظیم آبادی گذارد۔ ریاض الافکار، عبرتی نے

ان کی آرزوہ وضعی وغانہ بندوشی کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا ہے لہذا میں ممکن ہے
 کلکتہ میں بھی کچھ زمانہ بسر کیا ہو۔ تاہم حیرت ہوتی ہے کہ برتنی نے مرزا ذبیح کے تذکرہ میں
 غالب سے ان کی آویزش کی جانب اشارہ کرنا تو ایک طرف کبھی کلکتہ پہنچنے کا ذکر تک
 نہیں کیا۔ علاوہ بریں غالب کے ذکر میں ایسا فقرہ لکھنا گوارا کیا (خصوصاً مرزا امان علی
 خان کہ اصلاً ہاں مستعد روزگار جادو بیان نسبتے نزارد۔ ریاض الافکار)۔ بہر حال
 یہ احتمال اپنی جگہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ عظیم آباد کے یہی امان علی خاں اعتراض کرنیوالوں میں
 سب سے زیادہ بلند آہنگ رہے ہوں گے۔ لیکن ان کا تخلص ذبیح تھا نہ کہ غالب۔ ان کے نام
 کے ساتھ نواب کا لقب بھی مجھ کو کہیں نظر نہیں آیا۔ نوروز علی خاں کیتا کے والد امان علی
 خاں کی شخصیت بھی ذبیح عظیم آبادی سے شاید الگ نہیں تھی (دیکھئے: ریاض الافکار،
 ذکرِ تجا، معراج النہال ۸۲/۷)۔

یادگار غالب میں مولانا حالی نے غالب کے قیام کلکتہ کی گزشت میں اس سنگامہ کی
 جو تفصیل پیش کی ہے وہ مدرسہ عالیہ کے ذکر سے خالی ہے۔ (یادگار غالب: ۱۵-۲۰، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴،

مہر صاحب نے مدرسہ سرکار کینپی، کو مدرسہ کلکتہ کہا ہے۔ اس سے ان کی مراد مدرسہ عالیہ واقع ویلزلی اسکوائر سے ہوگی اور اس میں تنگ نہیں کہ آج تک مدرسہ عالیہ کیے کاغذات میں کلکتہ مدرسہ لکھنے کا دستور ہے۔ اور جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا خود مرزا غالب اس مدرسہ کو (مدرسہ کلکتہ) کے نام سے جانتے تھے۔

حمید احمد خاں نے اپنے مضمون (غائب کا کلکتہ) میں مدرسہ کلکتہ سے ہمارے اس مدرسہ کو مراد لیا ہے اور اسی ذیل میں لکھا ہے :-

۱۹۳۸ء میں جب میں کلکتہ میں تھا مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک مجلس میں مجھ سے کہا کہ مدرسہ اپنی موجودہ عمارت میں ۱۸۶۰ء یا ۱۸۷۰ء کے قریب منتقل ہوا۔ غالب کو ثنوی باوجود مخالف والا سنگامہ مدرسہ کی پہلی عمارت میں پیش آیا جو سیالہ میں بیٹھک خانہ روڈ پر تھی؛ (ماہ نو: صفحہ ۲۷ فروری ۱۹۵۵ء)۔

خان صاحب نے اس کے بعد پرنسپل مولانا محمد موسیٰ (مرحوم) کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جو مشاعرے ۱۸۳۸-۲۹ء میں ہوئے ان کا ذکر مدرسہ کے پرانے کاغذات میں نہیں ملتا ہے اس باقاعدہ اطلاع کے باوجود خان صاحب کو مولانا آزاد کے بیان میں کسی شبہ کی گنجائش نظر نہیں آئی اور انہوں نے مولانا کے بیان کو صرف اس ترمیم کے ساتھ کہ مشاعرہ پہلی عمارت میں نہیں ہوا، تسلیم کر لیا ہے۔

ذکر غالب میں جناب مالک رام یوں رقمطراز ہیں :-

ان دنوں کلکتہ میں ایسٹ انڈیا کینپی کے مدرسہ عالیہ کے زیر اہتمام ہرائیگری میٹنگ کے پہلے اتوار کو ایک بزم سخن منعقد ہوتی تھی؛ (ذکر غالب: صفحہ ۱۹۵۵ء)

بزموقع حاشیہ پر یہ عبارت بھی ملتی ہے :- یہ مشاعرہ مدرسہ عالیہ کی موجودہ ویلزلی

اسٹریٹ والی عمارت میں ہوا تھا اس سے پہلے مدرسہ بیٹھک خانہ میں تھا۔ ویلزلی اسٹریٹ والی عمارت کا سنگ بنیاد ۱۵ جولائی ۱۸۶۳ء کو رکھا گیا، پوری عمارت تین سال کی

دست میں تیار ہوئی۔ اور غالب کے کلکتہ پہنچنے سے صرف چند ماہ پہلے اگست ۱۸۲۷ء میں
جامعیتیں اس نئی جگہ میں منتقل ہوئی تھیں۔ مشاعرہ میں نشست کا انتظام یوں تھا کہ شعراء
گرام اندر کے مغربی برآمدے میں تشریف فرماتے تھے۔ حاضرین کی بڑی تعداد باہر کھلے صحن
میں فرش پر بیٹھی تھی۔ (ذکر غالب: ص ۶۳ حاشیہ ۱)۔

مالک رام صاحب نے اصل میں گویا غالب کے مدرسہ سرکار کینپی کا ترجمہ کر دیا ہے۔
پھر حاشیہ میں اس کی توضیح کرتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں لکھا ہے کہ مشاعرہ مدرسہ عالیہ ویزلی
اسٹریٹ میں منعقد ہوا تھا۔ انہوں نے اسی پرس نہیں کیا بلکہ شعراء کی نشست تک
کی تصویر کشی اس انداز سے کی ہے جیسے خود چشم دید گواہ ہوں۔ مگر حقیقت ہے کہ مالک رام
صاحب نے کسی ماخذ کی نشاندہی نہیں کی۔ مجھے کافی تلاش کے باوجود اس کا کوئی سراغ
نہیں مل سکا۔ مولانا آزاد مرحوم کا بیان جناب حمید احمد خاں کے حوالہ سے گذر چکا ہے
کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مولانا مرحوم ہی کا بیان مالک رام صاحب کے معلومات کا مستند ہو
مدرسہ عالیہ کلکتہ جو بعض اوقات محمدن کالج اور سرکاری کافذات میں عام طور پر
کلکتہ مدرسہ کہلاتا ہے اس کی روایات میں کسی مشاعرہ کا ذکر نہیں کیا اور کم از کم عالی
کی یادگار غالب تک یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس مشاعرہ کے سلسلہ میں کلکتہ کے مدرسہ
عالیہ کا تصور ہی نہیں کیا گیا تھا۔

ہمارے استاذ مولانا عبدالستار صاحب جن سے بڑھ کر مدرسہ عالیہ کے پرانے
کافذات اور قدیم وثائق کا مطالعہ کسی اور نے شاید ہی کیا ہوگا۔ وہ بھی اپنی کتاب تاریخ
مدرسہ عالیہ میں کسی مشاعرہ کا ذکر نہیں کرتے۔ صرف آغا احمد علی کے تذکرہ میں ان کے یہ
الفاظ ملتے ہیں: "۱۸۶۳ء میں مسٹر کوڈیل کی سفارش سے کرنل ناسولینز پرنسپل مدرسہ عالیہ
نے مدرسے کی فارسی مدرس کی جگہ پر آپ کو (آغا احمد علی) مقرر کر دیا۔ یہی زمانہ ہے کہ مرزا
غالب کلکتہ آئے ہوئے تھے اور مسلم انسٹیٹیوٹ میں ایک مجلس تھی۔ اس مجلس میں آغا صاحب

بھی موجود تھے۔ ان دونوں میں کسی علمی مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا تھا جب مرزا غالب نے اپنی کتاب قاطع برہان شائع کی جس میں برہان قاطع اور اس کے مصنف پر سخت اعتراضات کئے گئے تھے، تو آقا صاحب، مرزا غالب کے مقابلہ اور برہان قاطع کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور مرزا غالب کے خلاف ۱۸۶۵ء میں مؤید برہان لکھا اور (تاریخ مدرسہ عالیہ ۱۸۳۱-۱۸۵۱-حصہ دوم - ڈھاکہ ۱۹۵۹ء)۔

مذکورہ بالا بیان کا سرسری جائزہ لینا ضروری ہے:-

۱- غالب کے سلسلہ میں مسلم انسٹی ٹیوٹ کا ذکر کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کا قیام ۱۹۰۲ء میں عمل میں آیا۔ اس سے پہلے آئندہ میں دو انجمنیں قائم ہو چکی تھیں، انجمن مذاکرہ علمیہ یا (Mohammedan Liberator Society) جو اپریل ۱۸۶۳ء میں نواب عبداللطیف مرحوم کی سہمی سے قائم ہوئی اور (Society for the Mutual Improvement of Young men) ان دونوں کی جگہ بعد میں مسلم انسٹی ٹیوٹ سے پُر ہوئی۔

۲- غالب سے آغا احمد خاں کی باثنا فہم ملاقات، محتاج ثبوت ہے۔ اس قدر یقینی ہے کہ جس زمانہ میں غالب کلکتہ میں مقیم تھے آغا احمد علی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، آغا کی پیدائش جہانگیر نگر (ڈھاکہ) میں ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۴۲ء ہوئی یعنی کلکتہ سے غالب کی واپسی کے دس گیارہ سال بعد۔

کچھ اسی قسم کا وہم بعض لوگوں کو سید محمود آزاد کے سلسلہ میں بھی ہوا ہے۔ ڈاکٹر شادانی تحریر کرتے ہیں: جس زمانہ میں مرزا غالب اپنے مقدمہ کے سلسلہ میں کلکتہ آئے ہوئے تھے، آزاد بھی ان سے ملنے کلکتہ گئے تھے " (دفاعا شدی: سنگال میں اردو ۴۹)۔ محمود آزاد کا بن ولادت ۱۸۴۳ء ہے اور مرزا کا سفر کلکتہ لگ بھگ پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے۔

۳- آغا احمد علی اور غالب کی قلمی معرکہ آرائی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن یہ معرکہ جس وقت شروع ہوا اس وقت تک غالب کے سفر کلکتہ پر ۳۶ سال بیت چکے تھے۔ غالب